ہفت روزہ عالمی خبروں پر تبصرے

4 دسمبر 2021

یورپی یونین نے چائنہ کی BRI کا مقابلہ کرنے کے لیے گلوبل گیٹ وے کی فنڈنگ کا اعلان کر دیا

اس ہفتے یورپی کمیشن کی صدر Ursula von der Leyen نے گلوبل گیٹ وے پروگرام کی فنڈنگ کے لیے 300 ارب یورو کا اعلان کیا ہے جو کہ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے کے مقابلے میں یورپی یونین کا جواب ہے۔ یورپی کمیشن کی صدر نے کہا، "ہم معیاری تعمیرات میں سمارٹ سرمایہ کاری کی حمایت کریں گے جو کہ ماحول اور معاشرے کے اعلیٰ ترین معیار کو ملحوظِ خاطر رکھ کر کی جائیں گی جو کہ یورپی یونین کی جمہوری اقدار اور بین الاقوامی طور طریقے اور معیارات کے عین مطابق ہوں گی۔ گلوبل گیٹ وے حکمتِ عملی ایک نمونہ ہے کہ یورپ دنیا کے ساتھ کیسے مضبوط روابط تعمیر کر سکتا ہے۔" اس سال امریکہ نے بھی Build Back Better World کے نام سے ایک بین الاقوامی تعمیراتی منصوبے کا اعلان کیا تھا مگر ابھی تک اس کے متعلق ٹھوس تفصیلات یا مالیاتی التزامات سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ چائنہ کی وسیع BRI سکیم کا اعلان 2013 میں کیا گیا تھا جس کے تحت 70 ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں میں ایک کھرب ڈالر تک تعمیراتی سرمایہ کاری کی جائے گی اور تب سے یہ سکیم مسلسل پھیل رہی ہے۔ یورپی یونین کا منصوبہ اس کے مقابلے میں چھوٹا اور کم توقعات کا حامل ہے۔ The Economist کے مطابق، '300 بلین یورو کا مجموعہ موجودہ التزامات، قرضوں اور Club کی جانب سے حقیقی نئی سرمایہ کاری کے بجائے نجی سرمایہ کاری کو اکٹھا کرنے کے بے باک مفروضوں پر مشتمل ہے۔'

مغرب چین کی بے پناہ اقتصادی صلاحیت کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام کو اختیار کر کے مغرب نے خود اپنی اقتصادی صلاحیت کو تباہ کر ڈالا ہے۔ جب سرمایہ داریت کو شروع میں نافذ کیا جاتا ہے تو اس سے بے پناہ معاشی پیداوار ہوتی ہے کیونکہ کاروباری لوگوں اور صنعتکاروں کو دولت پیدا کرنے کے رستے میں حائل رکاوٹوں سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ مگر دولت کو صحیح معنوں میں تقسیم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے سرمایہ دارانہ اقتصادیات اس معاشرے کو غربت اور بھوک کا شکار کر دیتی ہے جو اس کو نافذ کرتا ہے۔ دولت صرف امیر اور طاقتور لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے اور صرف انہی کے درمیان گردش کرتی رہتی ہے جس سے ایک متوازی معیشت جنم لیتی ہے جو کہ مصنوعی مالیاتی آلات اور عیاشی کی چیزوں اور سہولیات پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ عام عوام مقامی صنعتوں اور پیداوار کے لیے درکار سرمائے کی اشد ضرورت کے باوجود اس سے محروم رہتے ہیں۔ اگر مغربی معاشرہ باقی دنیا سے زیادہ امیر دکھائی دیتا ہے تو یہ اس کی اپنی مقامی اقتصادی پیداوار کی وجہ سے نہیں بلکہ دنیا کے وسائل اور دولت کے سامراجانہ استحصال کی وجہ سے ہے۔ درحقیقت، امریکہ چین کی پیداوار سے چوکنا نہیں بلکہ وہ اس کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے ویسے ہی جیسے امریکہ نے اس سے قبل جرمنی اور جاپان کی اقتصادی پیداوار کا فائدہ اٹھایا۔ اگر امریکہ چین سے خائف ہے تو وہ اس کی معیشت سے نہیں بلکہ اس کی سیاست اور بڑھتی ہوئی فوجی طاقت سے ہے جو کہ جرمنی اور جاپان سے مختلف ہے جن کی فوجی طاقت کو امریکہ نے جنگ عظیم دوئم کے بعد ان پر قابض ہو کر ٹھنڈا کیے رکھا۔

اگر مسلمان حقیقی تبدیلی چاہتے ہیں تو یہ مغرب کے افکار اور ان کے طور طریقوں کو اپنانے سے نہیں آئے گی جو کہ آخرکار اپنے ہی ہاتھوں شکست پر منتج ہو گی۔ مسلم امت کے پاس دنیا کی ہدایت کے لیے ایک بہت ہی اعلیٰ ذخیرہ موجود ہے جو کہ قرآن شریف اور سنت اور ان سے نکلنے والے افکار، قوانین اور نظام ہیں جنھوں نے ایک ہزار سال تک مسلمانوں کو دنیا پر حاوی کیے رکھا۔ اگر ہم نے یہ مقام کھو دیا تو یہ ہمارے اسلام پر چلنے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کو صحیح معنوں میں اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ہوا۔ بہرکیف اللہ کے اذن سے مسلم امت اب دوبارہ دین کی طرف لوٹ رہی ہے اور جلد ہی نبوت کے نقشِ قدم پر اسلامی خلافتِ راشدہ کا قیام عمل میں لانے والی ہے جو کہ تمام مسلم علاقوں کو اکٹھا کرے گی، مقبوضہ علاقوں کو آزاد کروائے گی، اسلامی شریعت کو نافذ کرے گی، اسلامی طرزِ حیات کو بحال کرے گی اور اسلامی کی دعوت کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرے گی۔

مغربی اقتصادی سامراجیت اور افغان خواتین

مغرب کی اقتصادی سامراجیت کو دوام دینے کی کوششوں کا مظاہرہ افغانستان میں کیا جارہاہے۔ اگرچہ امریکہ افغانستان سے وسیع تر جغرافیائی عوامل کی وجہ سے نکلنے پر مجبور ہوا مگر پھر بھی مغرب دیگر تمام ممکنہ ذرائع استعمال میں لا کر اس زمین پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ افغانستان کے لوگ دہائیوں سے جنگ میں مصروف رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیرونی حمایت کے بغیر اپنی معاشی سرگرمیوں کو کس طرح جاری رکھنا ہے۔ مزید برآں افغانستان وسائل کی دولت سے مالامال ہے اور یہ مغربی، وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے سنگم پر واقع ایک اہم تجارتی گزرگاہ ہے۔ بہرحال، مغرب شہروں میں آباد ان لوگوں کی مشکلات دکھا رہاہے جو قبضہ کے دوران کسی نہ کسی وجہ سے مغربی فنڈنگ پر انحصار کرتے تھے جبکہ ساتھ ہی افغانستان کی حکومت کی بیرونی فنڈز تک رسائی کو کاٹ رہاہے۔ اس ہفتے، اقوام متحدہ نے ایک رپورٹ جاری کی جس میں افغانستان کی معیشت کو اس کے خواتین کے ساتھ سلوک کے ساتھ جوڑا گیاہے جو کہ مغربی تنقید کا پسندیدہ موضوع ہے۔ Bloomberg کی رپورٹ کے مطابق، "طالبان کا خواتین کو کام سے روکنے کے فیصلے سے افغان معیشت کو فوری طور پر ایک ارب ڈالر کا نقصان ہو سکتاہے جو کہ کُل ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کا 5 فیصد ہے۔ یہ کہنا ہے UNDP کی ایک رپورٹ کا جبکہ مسلح گروپ گھمبیر ہوتے ہوئے بحران کو روکنے کے لیے عالمی مدد مانگ رہاہے"۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا، " UN کی رپورٹ نے افغانستان کی معیشت کی ایک تشویش ناک منظرکشی کی ہے جو کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور موجودہ کرنسی کی کمی کی وجہ سے دباؤ کا شکار ہے۔ خواتین ملک کی کام کرنے والی آبادی کا 20 فیصد ہیں اور ان کو کام سے روکنا گھریلو اخراجات میں سے آدھے ارب ڈالر کی کمی واقع کر دے گا، اس میں کہا گیا"۔

اسلام خواتین کو کام کرنے اور معاشی اور تجارتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی مکمل اجازت دیتاہے۔ مگر یہ جی ڈی پی کو بڑھانے کے لیے نہیں جو کہ کسی ملک کی معاشی سرگرمی کو جانچنے کا ایک خام، ناقص اور گمراہ کن پیمانہ ہے۔ اسلام اعمال میں قدر پیدا کرنے کے لیے ان کو صرف اجرت کمانے تک محدود نہیں کرتا۔ خواتین کو کام کرنے پر مجبور کر کے مغرب نے خاندانوں اور گھرانوں کو شدید کمزور کر دیاہے جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر معاشی اور معاشرتی محتاجی پیدا ہوگئی ہے جس نے مغربی حکومتوں پر دباؤ کو بڑھا دیاہے جو کہ بیش بہا سوشل ویلفئر اخراجات اور وسیع تر تعلیم اور صحت کی سہولیات کے باوجود تمام لوگوں کی مناسب نگہداشت کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کے برخلاف اسلام میں اس سے بہت محدود حکومتی انتظام ایک بہت ہی منصفانہ اور خوشحال معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہوا جس کی وجہ مضبوط خاندان اور محلے تھے جن کے مرکز میں خواتین کا مضبوط کردار تھا اور یہ اُن کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا۔ ایسی خدمات کی مسلم معاشرے میں بھرپور تعریف کی جاتی ہے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتاہے۔ ایک روایت کے مطابق، ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا، "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جانا چاہتا ہوں تاکہ جہاد میں حصہ لے سکوں اور میں آپ سے نصیحت لینے آیا ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا، "کیا تمہاری ماں تمہارے پاس ہے؟"۔ اس نے کہا، "ہاں"۔ رسول ﷺ نے کہا، "تو اس کے پاس رُکے رہو کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے"۔ (نسائی)

اللہ کے اذن سے، افغانستان جلد ہی دوبارہ قائم ہونے والی اسلامی خلافت کے ساتھ انضمام کی بدولت مضبوط ہو جائے گا۔ یہ ریاست اپنے آغاز سے ہی دنیا کی بڑی طاقتوں کی صفوں میں شامل ہو جائے گی جس کی وجہ اس کی کثیر آبادی، وسائل، جغرافیائی سیاست اور آئیڈیالوجی ہیں۔ پس یہ اس بات پر مکمل قادر ہو جائے گی کہ مسلم زمینوں پر مغربی سامراجیت کو روک سکے چاہے وہ معاشی ہو یا کسی بھی اور شکل میں ہو۔